علم المناظرہ

مناظر اسلام شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ

مکتبہ اویسیہ رضویہ
سیرانی روڈ
بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ

علم المناظرہ

تصنیف

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا ابو الصالح محمد فیض احمد صاحب اویسی رضوی مدظلہٗ

زیر نگرانی :

قاری غلام عباس نقشبندی موتی مسجد نوشہرہ درکال

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ

بہاول پور (پاکستان)

دوسرے سے طے کر لیں کہ کون کون سی کتب اور کن بزرگوں کے اقوال قابل قبول ہوں گے اور وہ کتب اور معتمد علیہ بزرگ کے حوالے فریقین کو مسلم ہوں گے۔ الحمد للہ ہم اہلسنت کو اسلاف صالحین کے حوالہ جات قابل قبول ہوتے ہیں لیکن مخالفین پر افسوس ہے کہ وہ اسلاف صالحین کے بہت سے بزرگوں کو مجدد اور استاد و مرشد[1] ماننے کے باوجود جب حوالے دکھائے جاتے ہیں تو کہتے ہیں ہمیں صرف قرآن و حدیث چاہیئے۔ (جب قرآن و حدیث پیش کی تصریحات دکھائی جائے تو پھر وہی عادت بے ڈھنگی ....

آخری فیصلہ

اس قاعدہ کی توضیح میں حاشیہ رشیدیہ میں لکھا کہ

اذ المناظر انما یکون مناظراً اذا کان غرضہ اظہار الصواب واحقاق الحق لان المناظرۃ توجہ المتخاصمین فی النسبۃ بین الشیئین اظہار الصواب ومن المعلوم ان طلب صحۃ النقل اذا کانت معلومۃ الیٰ ان قال اذا کانت صحۃ معلوماً ینفی ذالک الغرض اصلاً فلا یعد مناظراً فی الاصطلاح

(فافہم)

---

[1] دیوبندی بریلوی نزاع کا حل آسان ہے اس لیے کہ جانبین امام ربانی سیدنا احمد سرہندی قدس سرہ کو مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو امام اور شاہ عبدالعزیز و شاہ عبدالحق محدث دہلوی کو مسلّم امام و استاذ اور حاجی امداد اللہ فضلائے دیوبند کے مرشد اور علمائے بریلوی کے مسلّم بزرگ ہیں انکی تصانیف صحیحہ کو حکم بنایا جائے حضرت مولانا عبدالستار نیازی مدظلہ نے یہی فارمولا پیش کر کے دیوبندیوں اور بریلویوں کو عام دعوت پیش کی اور اخبارات میں بار بار اعلان شائع کیا بریلوی علمائے نے فوراً لبیک پکار دی اور فضلائے دیوبند تا حال نہ صرف خاموش بلکہ منکر ہیں۔

قاعدہ

حوالہ صحیح دکھانے کے بعد کوئی کہے کہ ہمیں قرآن و حدیث کی تصریح چاہیئے یہ اس مناظرہ کی ہار کی دلیل ہے اس کے بعد صدر مناظرہ کو اعلان کرنا ہوگا کہ حوالہ نہ ماننے والا ہار گیا (فائدہ) دور حاضرہ میں دھوکہ عام ہے حوالہ کی خوب جانچ پڑتال کرنی چاہیئے اور سیاق و سباق اور مصنف (اہل حوالہ) کی غرض و عایت کی تحقیق کے بعد فیصلہ ہو عجلت میں فیصلہ یا اعلان ہار جیت نہ ہو۔

قاعدہ

کسی کی فریق کی دلیل کے بطلان سے اس کا دعوی باطل نہ ہو جائے گا کیونکہ ایک دعوی کی نہ صرف ایک دلیل ہوتی ہے بلکہ مختلف دلائل ہوتے ہیں اگر کوئی علی کمی سے دوسری دلیل قائم نہیں کر سکتا تو اس کی اپنی کمی ہے (فائدہ) معلل (مدعی) کی اگر دلیل باطل ہو جائے تو اسے اب تغییر کے بغیر چارہ نہیں (رشید) اب وہ دعوی کے اثبات میں کوئی مضبوط چارہ اختیار کرے۔ (فائدہ) اگر کسی ایک جماعت کوئی مناظرہ ہار جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ واقعی اس کا مذہب ہی باطل ہو گیا کیونکہ ہارنے والا علمی سرمایہ کم رکھتا ہوگا (وفوق کل ذی علم علیم) ہر اہل علم سے بڑھ کر اور اہل علم ہوتا ہے) فلہذا اگر حتمی فیصلہ کرانا ہے تو اس کے جماعت کے سربراہ یا اس کے نمائندہ کو میدان میں اترنا لازمی ہوگا اس ہار جیت کے بعد حتمی فیصلہ ہوگا جیسے مسجد وزیر خاں لاہور میں دیوبندی بریلوی نزاع ختم کرنے پر فیصلہ ہوا کہ علمائے بریلوی کا سربراہ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا ابن امام احمد رضا بریلوی قدس سرہما تشریف لائیں گے اور فضلائے دیوبند سے مولوی اشرف علی تھانوی یا اس کا نمائندہ۔ تاریخ شاہد ہے کہ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا بریلوی قدس سرہ اپنے اراکین علماء مسلک حق اہلسنت ہمیت مسجد وزیر خاں لاہور کے سٹیج پر جلوہ گر ہوئے اور مولوی اشرف علی تھانوی نہ خود آیا نہ نمائندہ بھیجا۔ دیوبندی نے مجبور ہو کر ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد کو پیش